سوال

قرآن کریم میں ضمیر "نحن" کے استعمال کا معنی۔

جواب

الحمد للہ.

عربی کا اسلوب ہے کہ اگر شخص اپنے آپ کو ضمیر "نحن" سے تعبیر کرتا ہے جو کہ بطور تعظیم ہے، اور اپنے آپ کو ضمیر متکلم "انا" سے جو کہ مفرد پر دلالت کرتی ہے ذکر کرتا ہے اور غائب کی ضمیر "ھو" کے ساتھ بھی ذکر کر سکتا ہے، اور یہ تینوں اسلوب قرآن کریم میں بھی وارد ہیں، اور اللہ تعالی قوم عرب

ر 143/4

نہ وتعالی بعض اوقات اپنے آپ کو صیغہ مفرد ظاہر یا غائب کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات جمع کے صیغہ کے ساتھ جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے : ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی اور اسی طرح اور بھی کئی ایک فرامین میں ہے ۔

اللہ تبارک وتعالی نے اپنے آپ کو تثنیہ کے صیغہ کے ساتھ کبھی بھی ذکر نہیں کیا، اس لئے کہ جمع کا صیغہ اس تعظیم کا مقتضی ہے جس کا وہ مستحق ہے، اور بعض اوقات اسماء کے معانی پر بھی دلالت کرے، لیکن تثنیہ کا صیغہ عدد محصور پر دلالت کرتا ہے، اور اللہ تعالی اس سے مقدس اور منزہ ہے ۔ اھ

لہٰذا 75 تمہید

اور لفظ "انا" اور "نحن" اور جمع کے دوسرے صیغوں کے ساتھ کبھی تو شخص ان الفاظ کے ساتھ اپنی جماعت کے متعلق بات کرتا ہے، اور کبھی عظمت وجلال والا اکیلا ہی ان کے ساتھ بات کرتا ہے، جیسا کہ بعض بادشاہ اور حکمران کوئی فرمان جاری کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے وغیرہ، حالا

تو ہر ایک سے زیادہ تعظیم کا حق دار تو اللہ وحدہ لاشریک ہے تو جب اللہ تبارک وتعالی اپنی کتاب عظیم قرآن مجید میں "انا" اور "نحن" کا لفظ استعمال کرتا ہے تو یہ بطور تعظیم ہے نا کہ تعدد، تو اگر اس طرح کی کسی آیت پر کسی شخص کو اشکال پیش آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی تفسیر کے لئے اسے محکم آیات

الی کے اس فرمان بیشک ہم نے ذکر کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں سے تعدد کا استدلال کرے یا اس طرح کو کسی دوسری آیت سے تو ہم اس کا رد محکم آیات سے رد کریں گے، مثلا اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے : اور تمہارا الہ اور معبود ایک اللہ ہی ہے، اس اللہ کے علاوہ معبود برحق کوئی

اور اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

دیکھئے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے

اور اس طرح کی دوسری آیات جو کہ صرف ایک ہی معنی رکھتی ہیں ان میں دوسرے معنی کا احتمال ہی نہیں، تو جو حق تلاش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس سے شک اور التباس زائل ہو جائے گا ۔

ص 109 تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ۔

واللہ تعالی اعلم.